جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس کتاب میں لائق مصنف نے میر و سودا اور ان کے عہد کے شعرا کا تذکرہ لکھا ہے۔ چنانچہ دوسرے باب میں (ہمارے نزدیک باب دوم کو اول اور باب اول کو باب دوم ہونا چاہیئے تھا) اردو شاعری کے آغاز اور ارتقار اور دورِ متقدمین پر گفتگو کی گئی ہے اور باب اول میں میر و سودا کے عہد کے سیاسی سماجی اور معاشی و مذہبی حالات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ تیسرے باب میں اس پر بحث و گفتگو ہے کہ اس دور میں اصناف شاعری میں سے کس کس صنف میں تخیل اور معنیٰ کے اعتبار سے اردو زبان و بیان کی حیثیت سے کیا ترقی ہوئی۔ اس کے بعد چوتھے باب میں اس دور کے شعرار کا تذکرہ ہے۔ کسی کا مفصل اور کسی کا مختصر۔ اگرچہ اس دور کے بعض شعرار پر مستقل اور محققانہ کتابیں یا بعض رسالوں کے خاص نمبر شائع ہو چکے ہیں تاہم یہ کتاب جو دورِ زیرِ بحث کے متعلق متفرق معلومات کا مجموعہ ہے اور زبان و ادب کے طلبا کے لئے خصوصًا اور عام قارئین کے لئے عمومًا فائدہ مند ہوگی۔ البتہ اگرچہ آخر کتاب میں کتابیات کی فہرست کافی طویل اور بڑی حد تک جامع ہے۔ لیکن مولف نے پہلے باب میں باقاعدہ حوالوں کا جو اہتمام کیا ہے وہ دوسرے ابواب میں نہیں کیا۔ کہیں کہیں ہے تو صرف کتابوں کا نام ہے باب اور صفحہ وغیرہ کچھ نہیں۔ اس کوتاہی سے اچھی سے اچھی علمی کتاب بھی بے وقعت ہو جاتی ہے۔ ہمارے نوجوان حوصلہ مند مصنفین کو اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔

تلاش و توازن ۔ از ڈاکٹر قمر رئیس، تقطیع خورد، ضخامت ۲۷۵ صفحات کتابت وطباعت بہتر۔ قیمت 6/50 پتہ:۔ ادارہ خرام پبلیکیشنز۔ حوض قاضی دہلی ۔۶ و مکتبہ برہان، اردو بازار جامع مسجد دہلی۔

اس کتاب میں مختلف ادبی عنوانات پر گیارہ مقالات ہیں جو لائق مصنف کے گذشتہ چند برسوں میں لکھے ہوئے مقالات کا انتخاب ہیں۔ جیسا کہ موصوف نے دیباچہ میں خود لکھا ہے کتاب کا نام واقعی مقالہ نگار کے تنقیدی مطمح نظر کے اساسی پہلوؤں کی غمازی کرتا ہے۔ ان مضامین سے ظاہر ہے کہ عصری افسانوی ادب جس میں ڈرامہ اور ناول بھی شامل ہیں اس کا